فرخ سہیل گوئندی، پاکستان کے اُن ترقی پسند دانشوروں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے قلم اور عملی جدوجہد سے پاکستان کو ایک فلاحی مملکت بنانے کا عہد کر رکھا ہے۔ پچھلے کئی برسوں سے وہ اپنے قلم اور عملی جدوجہد کے ذریعے پاکستانی سماج کو جمہوری اور انسانی بنیادوں پر قائم کرنے کی جدوجہد سے منسلک ہیں۔ اپنے روشن خیال اور عوامی نظریات کی وجہ سے وہ پاکستان میں اپنی ایک منفرد شناخت رکھتے ہیں۔ فرخ سہیل گوئندی، پاکستان کے سیاسی دانشور اور عوامی حلقوں میں ایک ایسا معروف نام ہیں جنہوں نے کبھی بھی اپنے عوامی اور ترقی پسند نظریات پر سمجھوتہ نہیں کیا۔

فرخ سہیل گوئندی نے 12/13 سال کی عمر میں ہی ایک ایکٹوسٹ کے طور پر اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔ پاکستان میں جمہوریت، عوامی حقوق، طبقاتی جدوجہد اور انسانی حقوق کے لیے چار دہائیوں سے انہوں نے جہدِ مسلسل کی۔ اسی کے ساتھ کم عمری میں انہوں نے پاکستان کے قومی جریدوں میں لکھنے کا بھی آغاز کیا۔ 19 سال کی عمر میں انہوں نے ایک ہفت روزہ ''صدائے وطن'' میں آرٹیکلز لکھے اور اکیس سال کی عمر میں پاکستان کے سب سے بڑے اخبار روزنامہ جنگ کے ادارتی صفحات پر لکھا۔ پہلی کتاب ذوالفقار علی بھٹو کی سوانح عمری ''میرا لہو'' انہوں نے چوبیس سال کی عمر میں لکھی جو آج بھی پاکستان کی معروف کتابوں میں شمار ہوتی ہے جس کے پچیس سے زائد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

فرخ سہیل گوئندی سولہ سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں اور کئی ایک کتابیں زیرِ طبع ہیں۔ وہ گزشتہ تین دہائیوں سے زیادہ عرصے سے پاکستان کے قومی اخبارات وجرائد میں پاکستان اور مشرقِ وسطیٰ کی سیاست پر سینکڑوں مضامین، مقالے اور کالم لکھ چکے ہیں۔ وہ اپنے مضامین میں پاکستان، جنوبی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کے سیاسی، سماجی اور علاقائی موضوعات، ترکی، جمہوریت، امریکہ کے عالمی کردار کو فوکس کرتے ہیں۔ وہ مطالعے اور مشاہدے کی بنیاد پر اپنی تحریروں کو قلم بند کرتے ہیں۔ اڑتالیس سے زائد ممالک کی سیاحت نے ان کے وژن کو ایک نکھار بخشا ہے۔

اُنہیں دنیا کے اہم ترین پلیٹ فارمز پر پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز حاصل ہے جس میں اقوامِ متحدہ کی تینتالیسویں سالگرہ کے موقع پر لیڈرشپ پروگرام اور امریکی کانگریس کے اندر مذاکرے سے لے کر سٹیٹ آف دی ورلڈ فورم سمیت متعدد اہم ترین عالمی مذاکروں اور سیمینارز میں شرکت کر چکے ہیں۔

پندرہ سال سے زائد عرصے سے وہ الیکٹرانک اور ڈیجیٹل میڈیا سے بھی منسلک ہیں۔ فرخ سہیل گوئندی، پی ٹی وی (PTV) کے کرنٹ افیئرز شعبے سے سیاسی تجزیہ نگار کے طور پر منسلک رہے اور ان کا ہفتہ وار پروگرام ''تناظر'' پاکستان کے معروف One 2 One پروگرامز میں سرفہرست ہے جس میں انہوں نے پاکستان کے اہم سیاسی رہنماؤں اور دانشوروں سے انٹرویوز کیے اور جس کا سلسلہ انہوں نے حال ہی میں ڈیجیٹل میڈیا سے دوبارہ شروع کیا ہے۔

ترکی ان کے موضوعات میں اہم ترین ہے۔ ترکوں کی تاریخ، تہذیب وتمدن، ثقافت اور سیاست کے حوالے سے اُن کے سینکڑوں مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ ترکی کے مختلف سیاسی وتاریخی موضوعات پر ان کی گرفت، اندرونِ ملک کے علاوہ عالمی صحافتی حلقوں میں بھی جانی اور مانی جاتی ہے۔ وہ پاکستان میں ترکی وترک شناسی کے حوالے سے سرفہرست ہیں۔ پاکستان میں اور پاکستان کے باہر علمی، صحافتی اور سیاسی حلقوں میں ان کی ترکی کے بارے میں رائے کو بڑا معتبر سمجھا جاتا ہے، حتیٰ کہ پاکستان کے پالیسی ساز ادارے بھی ان کی ترکی کے مختلف موضوعات پر رائے کو مستند مانتے ہیں۔ جیسا کہ ترکی کے شاعر، دانشور اور سابق وزیراعظم جناب بلند ایجوت کا کہنا ہے کہ ''فرخ سہیل گوئندی، ترکی کی تاریخ، تہذیب، سیاست اور سماج پر کسی ترک دانشور سے کم گرفت نہیں رکھتے۔''

انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس میں ماسٹر اور امریکہ سے Conflict Resolution (Peace Studies) میں تعلیم حاصل کی ہے۔ 1998ء میں اقوامِ متحدہ نے انہیں اقوامِ متحدہ کی پچاس سالہ تقریبات کے سلسلہ میں ''لیڈرشپ ٹریننگ پروگرام'' میں منتخب کیا گیا۔ فرخ سہیل گوئندی امن کی مقامی تحریکوں اور دنیا کی معروف تنظیموں سے بھی منسلک ہیں۔ وہ امن کی عالمی تنظیم Nonviolent Peaceforce (www.nonviolentpeaceforce.org) کے 2008ء سے 2010ء تک منتخب چیئرمین بھی رہے ہیں۔

فرخ سہیل گوئندی ماضی میں عملی سیاسی زندگی میں پاکستان پیپلز پارٹی کے پلیٹ فارم سے بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے رہے لیکن گزشتہ دس برسوں سے انہوں اپنی جدوجہد کا رخ تحریر، تحقیق اور اشاعت کی جانب یہ کہہ کر موڑ دیا کہ پاکستان کو ایک ترقی پسند فکر کی زیادہ ضرورت ہے۔ انہوں نے اپنی تحریروں اور عمل کے امتزاج سے اپنے ہاں ایک نئی طرز کا Intellectual Activism متعارف کروایا ہے۔ فرخ سہیل گوئندی بے شک جہدِ مسلسل، تحقیق اور فکری جدوجہد کے حوالے سے اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ منکسر مزاج ہیں اور اپنے Son of the Soil ہونے پر فخر کرتے ہیں۔